اگر عراق کویت کا حصہ ہے، تو عراق سعودی عرب کا حصہ ہے

بیت اللہ شریف کی حفاظت کیلئے ابابیل بھی آئیں گے

(اسلام آباد میں منعقدہ ایک روزہ "حرمین شریفین کانفرنس" پر نمائندہ زندگی کی رپورٹ)

۲؍اگست ۱۹۹۰ء کو عراق نے کویت کی آزادی پر ڈاکہ ڈالا تو اس وقت عراقی صدر صدام حسین کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ عالمی سطح پر اس کی جارحیت کا اس قدر شدید ردعمل ہوگا۔ آج صورتحال یہ ہے کہ عراق پوری دنیا سے کٹ کر تنہا رہ گیا ہے، لیکن اس کی ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث دنیا ایک تباہ کن دہانے پر کھڑی ہے، ہر نئی صبح نئے خدشات لے کر طلوع ہو رہی ہے۔ اقوام متحدہ ۱۵؍جنوری تک کویت کو خالی نہ کرنے کی صورت میں عراق کے خلاف طاقت کے استعمال کی اجازت دے چکی ہے۔ جب قارئین یہ سطور پڑھ رہے ہوں گے تب تک ڈیڈ لائن گزر چکی ہوگی۔ اس وقت دنیا بھر کے امن پسند ادارے اور تنظیمیں دنیا کو ایک ہولناک جنگ سے بچانے کے لیے آخری کوششوں میں مصروف ہیں۔ اس میں عالم اسلام کی اسلام پسند تنظیمیں پیش پیش ہیں۔ انہیں اس امر کا احساس ہے کہ جنگ کی صورت میں عالم اسلام ہی میدان جنگ قرار پائے گا۔ ۱۰؍جنوری کو اسی سلسلے کے ایک پروگرام کا "تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" نے، جس کے قائد علامہ محمد مدنی رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم ہیں، اسلام آباد ہوٹل میں اہتمام کیا۔ حاضری کے اعتبار سے یہ پروگرام بلاشبہ مثالی تھا۔ اسلام آباد ہوٹل کا وسیع و عریض ہال کانفرنس کے آغاز سے قبل ہی بھر چکا تھا۔ حافظ عبدالحمید عامر، برادر علامہ محمد مدنی، کی تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد مولانا محمد حیات نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا:

"کویت پر عراقی جارحیت کے بعد سعودی عرب نے اپنے حلیف ملکوں کو اپنے تحفظ کے لیے دعوت دی اور آج پورا عالم اسلام صدام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہا ہے۔ ساری دنیا عراق سے ایک ہی مطالبہ کر رہی ہے کہ کویت کی سابقہ پوزیشن بحال کی جائے، مگر افسوس کہ اسلام کے بعض نادان دوست صدام کو ہیرو ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ لیکن صدام حسین نے بے گناہ انسانوں

پر جو ظلم ڈھائے ہیں، اور ہزاروں گھروں میں جو صفِ ماتم بچھادی ہے، اس پر ان لوگوں کی نظر نہیں پڑتی۔

ہم اس کانفرنس کے ذریعہ جہاں صدام حسین سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ کویت سے اپنی فوجیں واپس بلاکر اس کی سابقہ پوزیشن بحال کرے، وہیں عالمِ اسلام سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ بصورتِ دیگر حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے سعودی عرب کے ہاتھ مضبوط کریں۔"

قائد "تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ" علامہ محمد مدنی نے کہا:

"ظالم صدام کی ہوسِ ملک گیری کے سبب اہلِ کویت پر جو کچھ بیت چکا ہے، اور عراقی فوجیوں نے وہاں لوٹ کھسوٹ کا جو بازار گرم کیا، اس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ صدام کے مظالم کے سبب آج کویت ہر لحاظ سے باقی دنیا سے کٹ چکا ہے، صدام حسین کی حریص نگاہیں سعودی عرب کی طرف اٹھ رہی تھیں کہ شاہ فہد نے اس کے عزائم کو بھانپتے ہوئے اقوام متحدہ کو اپنے تحفظ کے لیے دعوت دی۔ تقریباً ۲۸ ملکوں کی سات لاکھ فوج سعودی عرب پہنچ گئی۔" علامہ مدنی نے کہا "آج صدام کے باعث پوری دنیا تباہی و بربادی کے دہانے پر کھڑی ہے۔ یہ کتنی بدقسمتی کی بات ہے کہ آج تاریخ کو دو عیسائی بیٹھ کر مسلمانوں کی تقدیر اور ان کے مستقبل کا فیصلہ کر رہے تھے۔ عالمِ اسلام کو ان حالات سے دوچار کرنے والا صدام حسین ہے۔

.... آج جبکہ پوری دنیا میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے، صدام حسین نے کویت پر قبضہ کرکے مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی سازش ہے، جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف تیار کی گئی ہے۔"

انہوں نے کہا کہ "سعودی عرب اور کویت کی حمایت کرنا ہمارا فرض ہے کیونکہ وہاں اسلام کا قانون انصاف نافذ ہے، اور سرزمینِ حجاز میں واقع مقاماتِ مقدسہ سے پوری دنیا کے مسلمانوں کی جذباتی وابستگی ہے۔" انھوں نے کہا کہ "اگر صدام حسین نے اپنی فوجیں کویت سے نہ نکالیں تو اس کے خلاف جہاد ہر مسلمان کا فرض ہے۔" انھوں نے کہا کہ "نہ صرف پاکستان کے ایک کروڑ اہلحدیث، بلکہ پوری دنیا کے مسلمان شاہ فہد کے ایک اشارے کے منتظر ہیں اور وہ حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے کٹ مرنے کو تیار ہیں۔"

مولانا مدنی نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ "میں حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے شہید ہونے کی خاطر گھر سے نکلا ہوں۔" انھوں نے ملکی حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج علماء کرام کو ایک سازش کے تحت شہید کیا جا رہا ہے۔ جو عالمِ دین بھی اسمبلی یا ملکی سیاست میں ابھرنے کی کوشش کرتا ہے، اسے ایک سازش کے تحت شہید کر دیا جاتا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ مولوی مسجد تک محدود کر دیا جائے۔ انھوں نے اسلامی حکومتوں سے مطالبہ کیا کہ مسلمان ملکوں کی اپنی فوج سعودی عرب بھیجیں کہ غیر مسلم فوج کی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔"

سیمینار کمیٹی جیئرمین جناب وسیم سجاد کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے۔ انھوں نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "خلیج کا مسئلہ اب مقامی سطح کی بجائے ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کے لیے تمام بین الاقوامی کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ اور اب ۱۵ر جنوری میں محض چند گھنٹے باقی رہ گئے ہیں۔ اب تاریخ مستقبل کی زد میں ہے۔" انھوں نے کہا کہ "خلیج میں اگر جنگ ہوئی تو اس کا نقصان عالم اسلام کو اٹھانا پڑے گا اور یہ جنگ دور حاضر کا بدترین المیہ ہوگا۔" انھوں نے کہا کہ "ہر مسلمان اپنے روحانی مراکز خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے لیے بجا طور پر پریشان ہے، لیکن اس جنگ کا ایک ہولناک پہلو اس کا معاشی اثر بھی ہوگا۔" انھوں نے کہا کہ "جنیوا مذاکرات کی ناکامی کے بعد پوری دنیا مایوسی کی زد میں ہے۔" انھوں نے کہا کہ یہ وقت آپس میں اتحاد و اتفاق کا ہے اور میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ متحد ہو کر اس صورتحال کا حل سوچیں!" انھوں نے کہا کہ "میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ خلیج کا پُرامن حل تلاش کریں۔" انھوں نے کہا کہ "حرمین تحریک کانفرنس اجتماعی شعور کو آگے بڑھانے کی ایک کوشش ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کی کوششوں سے دنیا ایک جنگ کے اٹھتے ہوئے شعلوں سے محفوظ ہو جائے"..... جناب وسیم سجاد کو کسی ضروری کام سے جلد جانا تھا۔ لہٰذا انھوں نے اجتماع میں موجود سینیٹر بریگیڈیئر محمد حیات کو بقیہ اجلاس کی صدارت کے لیے کرسی صدارت سنبھالنے کی دعوت دی۔

آزاد کشمیر متحدہ جمعیت اہل حدیث کے امیر مولانا محمد یونس اثری نے اپنے خطاب میں کہا کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔ ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کے ہاتھ ظلم کے لیے اٹھنے نہ دیے جائیں۔" انھوں نے کہا کہ "صدام کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکا جائے۔ جنگ میں سراسر تباہی ہے اور صدام کی عزت بھی صلح ہی میں ہے۔ اگر صدام حسین اتنا ہی بہادر ہے تو اسے یہودیوں پر حملہ کرنا چاہیے تھا، جنھوں نے عراق کا ایٹمی پلانٹ تباہ کر دیا تھا۔"

روزنامہ "وفاق" کے ایڈیٹر مصطفیٰ صادق نے کہا کہ "میں نے زندگی میں بے پناہ مصائب اور مشکلات دیکھی ہیں، مگر چند روز قبل سعودی عرب کے شہر ظہران پر سے گزرتے ہوئے کعبے کے پاسبانوں میں غیروں کو شامل دیکھ کر جو دکھ ہوا، اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔" انھوں نے کہا کہ "صدام حسین نے پوری دنیا کے امن کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔"

ڈاکٹر صدیق الحسن نے کہا کہ "عراق کا دعویٰ ہے کہ کویت کبھی اس کا حصہ تھا۔ اگر عراق کا یہ اصول مان لیا جائے تو عراق سمیت پورا عالم اسلام سلطنتِ مدینہ کا حصہ تھا، اگر عراق اس اصول کو مانتا ہے تو فوراً اپنے آپ کو سعودی عرب میں ضم کر دے۔" انھوں نے تجویز پیش کی کہ "سعودی عرب مستقل بنیادوں پر دو لاکھ فوجی

پاکستان سے، ایک لاکھ ترکی سے اور ایک لاکھ مصر سے بھرتی کرے۔ یہ تینوں ممالک انتہائی بہادر ہیں۔ اس طرح یہ چار لاکھ فوج مستقبل میں ہر طرح سعودی عرب کی حفاظت کر سکے گی۔

جماعت اہلحدیث کے امیر مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی نے کہا کہ غیر مسلم سے بوقت ضرورت امداد لینا جائز ہے۔ اور تاریخ میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آج اگر صدر ضیاء الحق ہوتے تو دنیا کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔ افغانستان فتح ہو چکا ہوتا، کشمیر میں ہندوستان کو جارحیت کی جرأت نہ ہوتی۔ انھوں نے کہا کہ خانہ کعبہ کی حفاظت کے لیے مسلمان ہی نہیں ابابیلیں بھی آئیں گی۔"

اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کے قائد سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ "حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے اگر تمام فوج بھی بھیجنی پڑے تو اس سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ سعودی سرحدوں کی حفاظت اہلحدیث فورس کے نوجوان کریں گے۔" انھوں نے کہا کہ صدام عالم اسلام کی دشمن قوتوں کا ساتھی رہا ہے، آج اسے اسلام کا نام لیتے ہوئے شرم آنی چاہیے۔"

قومی اسمبلی کے رکن اور ایک سیاسی رہنما نے کہا کہ دنیا میں دو ہی امیر ملک تھے۔ ایک سعودی عرب دوسرا کویت۔ باقی سب بھوک کے مارے ہوئے ملک ہیں۔ یہ دونوں ملک اسلامی ممالک کی جس طرح دل کھول کر امداد کرتے رہے تھے، وہ کسی سے مخفی نہیں۔ مگر صدام کے اقدام کے باعث آج یہ دونوں شدید بحران کا شکار ہیں۔ انھوں نے کہا کہ کویت پر ایک منظم سازش کے تحت قبضہ کیا گیا ہے۔ یہ خلیج کی جنگ پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ اس جنگ میں ویت نام کی جنگ سے زیادہ جہاز خلیج میں پہنچ چکے ہیں۔ یہ ایک ایسی جنگ ہوگی جو معاشی طور پر پوری دنیا کو متاثر کر کے رکھ دے گی۔ اب تک عالم اسلام کے ۲۵ ملین ڈالر اسی سلسلے میں صرف ہو چکے ہیں۔" انھوں نے کہا کہ "عالم اسلام کو اپنی حفاظت کے لیے ایک اسلامی فوج تیار کرنی چاہیے۔ میری خواہش ہے کہ عالم اسلام دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہو۔"

سینیٹر بریگیڈیئر محمد حیات نے کہا کہ "پاکستان کے عوام کو سعودی عرب سے جو محبت ہے، وہ کسی دوسرے ملک سے نہیں ہو سکتی۔" انھوں نے کہا کہ "پاکستان کے گیارہ کروڑ میں سے ساڑھے دس کروڑ حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں دینے کو تیار ہیں۔ باقی نصف کروڑ منافق ہیں، ان کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔" انھوں نے کہا کہ اسلم بیگ سے لے کر ایک عام سپاہی تک پاک فوج کا ہر جوان بیت اللہ کی حفاظت کے لیے اپنے خون کا آخری قطرہ بہنے تک لڑنے کو تیار ہے۔"

کانفرنس میں مولانا عبدالعزیز حنیف، مولانا عبدالقادر روپڑی، مولانا ثناء اللہ، عبدالرحیم، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا اخلاق احمد، مولانا محمد یونس اثری نے مختلف قراردادیں پیش کیں۔